میں تشریف لاتے تو جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی نو تشکیل شدہ مجلس شوریٰ کا اجلاس جاری تھا سفیر محترم شرکائے اجلاس ارکان اور اہل علم کے ساتھ گھل مل گئے اختتامی کاروائی میں شرکت کی اور مولانا سمیع الحق کی درخواست پر خطاب بھی فرمایا انہوں نے اپنی تقریر میں مسئلہ خلیج پر قائد جمعیۃ کی پالیسی، موقف حقہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مثالی کردار کی تعریف کی اور مولانا سمیع الحق کو بار بار خراج تحسین پیش کیا۔

افغان رہنماؤں کے باہمی تبادلۂ خیال کی پہلی نشست ساڑھے گیارہ بجے سے ایک بجے تک مولانا سمیع الحق کی قیام گاہ پر بند کمرے میں ہوئی جس میں مرکزی زعماء جہاد اور پارٹی سربراہوں کے علاوہ مولانا سمیع الحق، مولانا قاضی عبداللطیف سعودی عرب کے سفیر الشیخ محمد یوسف المطبقانی، وفاقی وزیر اعجاز الحق اور فاتح خوست مولانا جلال الدین حقانی شریک ہوئے مولانا سمیع الحق نے اپنے معزز مہمانوں کو اسی جگہ ضیافت بھی دی ـــــ عجیب منظر تھا ایک طرف مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ پر ان کے بیڈ روم سے ملحق چھوٹی سی مگر خوبصورت لائبریری میں افغان جہاد کا پورا اثاثہ بلکہ پاکستان سے جہاد کے ظاہری بانی جنرل ضیاء الحق مرحوم کے فرزند اعجاز الحق اور جہاد کے روحانی بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے جانشین مولانا سمیع الحق ایک چھت کے نیچے جمع تھے۔ سعودی عرب کے سفیر جناب مطبقانی بھی کمرے میں رونق افروز تھے باہر ہزاروں علماء، زعماء، جماعتی کارکن، طلبہ اور دارالعلوم کے مخلصین و محبین کی ہلچل اور علاقہ بھر سے اُمڈ آنے والا عامۃ المسلمین کے سیلاب نما ازدحام کا منظر دیدنی تھا۔

دارالعلوم کے آمنے سامنے تقریباً ایک میل کے رقبے میں گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ کے باہر مسلح دستوں کی حفاظتی پوزیشن، دارالعلوم کے مختلف حساس جہات میں مسلح گارڈ کے فرائض انجام دینے والے کارکنوں کی نقل و حرکت، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شہدائے بالاکوٹ کی روحیں پھر سے زندہ ہو کر میدانِ کارزار میں برسرِ پیکار ہیں ایک دلچسپ اور ایمان افروز لشکر گاہ کا سماں تھا۔

دوسری نشست نماز جمعہ سے قبل کی تھی جو بغیر کسی پیشگی تشہیر اخباری خبر بغیر کسی اشتہار اور اعلانِ عام کے ایک عظیم الشان جلسہ عام کی شکل اختیار کر گئی جس میں سرحد بھر سے دارالعلوم کے قدیم و جدید فضلاء، ارباب علم و دانش اساتذہ علم و مشائخ، افغان جہاد کے محاذ جنگ کے جرنیلوں، عامۃ المسلمین اور اس سال فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کے متعلقین بسوں ویگنوں، ڈاٹسنوں اور موٹروں میں قافلوں کی صورت میں شریک ہوتے رہے جامع مسجد سمیت دارالعلوم کے تمام احاطوں، اطراف برآمدوں، دارالحدیث اور درسگاہوں کی چھتوں پر تل دھرنے کو جگہ نہ تھی دارالعلوم کو اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود تنگ دامنی کی شکایت رہی۔

دوسری نشست کے پہلے خطیب افغان عبوری حکومت کے وزیر اعظم اور اتحاد اسلامی کے صدر استاد

عبدالرب رسول سیاف تھے انہوں نے اپنے مدلل اور پرمغز خطاب میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی و موسس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور پرنسپل مولانا سمیع الحق اور فضلاء کے جہاد افغانستان کے سلسلہ میں بنیادی اور مستحکم و مؤثر کردار کو سراہا اور موجودہ حالات میں افغان اتحاد اور مسئلہ افغانستان کے سلسلہ میں ان کی مساعی کو بروقت اور موثر قرار دیتے ہوئے اب کی اس تازہ ترین کوشش کو مستقبل کے حالات اور جہادی امور میں پیش آمدہ صورتِ حال میں ایک سنگِ میل قرار دیا اس کے بعد جمعیۃ اسلامی افغانستان کے امیر پروفیسر برہان الدین ربانی کی ایک مختصر مگر جامع تقریر افغان اتحاد کی ضرورت و اہمیت اور موجودہ حالات میں اس کی عملی واقعیت کے موضوع پر حاوی رہی انہوں نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نے جس طرح اپنی زندگی میں جہاد کے آغاز کار ہی سے ہماری سرپرستی فرمائی مختلف مراحل اور بعض اوقات پریشان کن صورتِ حال میں انہوں نے جس طرح افغان مجاہدین کی معاونت کی بحمد للہ ان کی وفات کے بعد بھی یہ مخلصانہ سلسلہ حسبِ معمول بھرپور دلچسپی کے ساتھ جاری ہے۔

پروفیسر ربانی نے دارالعلوم حقانیہ کو بخارا کی عظیم دینی درسگاہ "مدرسہ میرعرب" سے تشبیہہ دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح روسی انقلاب میں بخارا کے مدرسہ میرعرب اور اس کے فضلاء نے عظیم تاریخی اور انقلابی کردار ادا کیا تھا۔ اسی طرح دارالعلوم حقانیہ نے وہی کردار ادا کیا اور مدرسہ میرعرب کے فضلاء۔ اور مجاہدین کی طرح ہماری سرپرستی کی۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح محاذ جنگ کے عملی میدانوں میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آگ اور خون سے کھیل کر جانبازی و جاں سپاری اور قربانی و ایثار کے نمونے پیش کرتے رہے اسی طرح سیاسی فکری ملکی اور بین الاقوامی محاذ پر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اور ان کے فرزند جلیل مولانا سمیع الحق نے بھی مجاہدین کی نہ صرف یہ کہ زبردست پشت پناہی اور حوصلہ افزائی کی بلکہ نازک ترین مراحل اور شدید بحرانوں میں عملی گرہ کشائی میں بھی ان کو ہمیشہ اولیت اور سبقت کا شرف حاصل رہا ہے۔

انہوں نے کہا جہاد افغانستان کا مقصد صرف اور صرف وطن کی آزادی ہرگز نہیں صرف افغانستان کی آزادی ہمارا ہدف نہیں بلکہ اسلامی نظام حکومت کا قیام اور شریعت کا نفاذ ہے اس مقصد کے حصول میں ہم کسی بھی قوت کی مداخلت، امریکی عزائم اور کسی بھی حکومت کی ایسی پالیسی کو قبول نہیں کریں گے جو مجاہدین کے مقدس مشن کی ناکامی اور ۱۵ لاکھ شہداء کے خون سے استہزاء پر منتج ہوتی ہو دوسری نشست کی آخری تقریر افغان عبوری حکومت کے صدر اور نجات ملی اسلامی کے امیر پروفیسر صبغت اللہ مجددی کی تھی انہوں نے اپنے فصیح و بلیغ اور جامع خطبہ جمعہ (جو عربی زبان میں تھا) میں قرآن و حدیث کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی اخلاقی اقدار اپنانے پر زور دیا انہوں نے اب کے نازک ترین اور حساس موقع پر دارالعلوم حقانیہ کی اس عظیم ترمشن کو بھی افغان مجاہدین کی ایک اہم تر اخلاقی معاونت قرار دیا انہوں نے افغان قیادت سمیت عالم اسلام کی تمام دینی قوتوں سے اتحاد کی پرزور اپیل کی۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ افغان جہاد کے حالیہ فیصلہ کن مرحلے میں کسی بھی بیرونی مداخلت اور یہودی و امریکی پالیسی کو نہیں چلنے دیا جائے گا۔

حضرت مجددی کا خطبہ جمعہ ختم ہوا تو ان ہی کی اقتداء میں افغان مجاہدین کے تمام قائدین، محاذ جنگ کے موجود تمام جرنیلوں، افغان جماعتوں کے تمام نمائندوں، جمعیۃ علماء اسلام کے تمام زعماء، علماء، فضلاء، مشائخ اور عامۃ المسلمین نے نماز جمعہ ادا کی۔ ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمودؒ و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نماز جمعہ سے فراغت کے بعد تیسری نشست شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد فرید نے بخاری شریف کی آخری حدیث کا درس دیا اجلاس کی باقاعدہ کاروائی شروع ہوئی تو صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ میر افضل خان اور صوبائی وزراء جناب سلیم سیف اللہ، حبیب اللہ خان کنڈی اور جان محمد خٹک بھی تشریف لے آئے اجلاس کی اس آخری نشست میں اے این پی کے سربراہ محمد اجمل خان خٹک بھی شریک رہے کہ اکوڑہ نہ صرف ان کا آبائی گاؤں ہے بلکہ اہل محلہ میں سے ہیں علاقائی تعلقات اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ سے قدیم تعلق و مراسم کے پیش نظر گاؤں کے ایسے معززین کو بھی بلایا گیا تھا جن میں خٹک صاحب بھی تھے انہوں نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے تفسیر قرآن، حجۃ اللہ البالغہ سمیت بہت سی اہم دینی کتابوں میں تلمذ حاصل کیا تھا ابتدائے کار میں بانیٔ دارالعلوم کے کاموں میں معاون بھی رہے اور ڈاک وغیرہ نمٹاتے رہتے تھے بدقسمتی سے بعد میں ان کی سیاسی وابستگیوں نے انہیں اپنے استاد سے بہت دور کر دیا اور جہاد افغانستان کے سلسلہ میں ان کی مذموم پالیسی نے تو یہ فاصلے مزید بڑھا دیئے۔ جہاد افغانستان کے سلسلہ میں ان کی پارٹی اے این پی اور خٹک کا کردار بہرحال تاریخ کا ایک حصّہ بن چکا ہے اور وہ مٹانے کی ہر ممکن کوشش کے باوصف نہیں مٹایا جاسکتا۔

عقل و احساس، شعور اور زندگی کے حقائق بہرحال چھپائے بھی نہیں چھپ سکتے اسی اجلاس میں جب اجمل خٹک نے پروفیسر صبغت اللہ مجددی سے معانقہ کیا تو اس وقت اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ افغانستان کے مسئلہ میں ان کا موقف غلط تھا انہوں نے مجددی صاحب پر واضح کیا اور صراحۃً کہا کہ ”افغانستان“ کے بارے میں اب میری رائے بدل گئی ہے تم لوگوں نے واقعۃً صحابہ کرام والا کردار ادا کیا ہے اور اب مجھے اس بات کا شرح صدر ہوا ہے کہ اس سلسلہ میں ہمارا موقف غلط تھا۔ اس موقعہ پر پروفیسر مجددی سے انہوں نے سلسلۂ گفتگو میں یہ بھی کہا کہ ”مجھے وہ دن یاد آتے ہیں جب کابل میں قلعہ جواد کی مسجد میں ہم آپ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے خدا کرے کہ ہم پھر قلعہ جواد کی مسجد در خانقاہ میں آپ کی امامت میں نماز ادا کریں پروفیسر مجددی نے کہا کہ بہت جلد انشاء اللہ افغانستان میں امن قائم ہو جائیگا۔

تقریب کے دوران حزب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد یونس خالص مسجد میں جب داخل ہوتے تو کچھ دیر دروازے کے پاس کھڑے رہے بعد میں میزبان سینیٹر مولانا سمیع الحق نے پاس بیٹھ کر ان سے پوچھا ”کہ اجمل خٹک کو اس تقریب میں کیوں بلایا ہے“ مولانا سمیع الحق نے کہا ہمارے گاؤں کے ہیں علاقائی تعلق ہے گویا پڑوسی ہیں اس پر مولوی یونس خالص نے کہا

آج ان کے سینے پر تو انگارے جل رہے ہوں گے ۔

تیسری اور آخری نشست کی پہلی تقریر دارالعلوم کے پرنسپل اور جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق کی تھی انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں افغان زعماء، قومی رہنما اور تمام حاضرین و متعلقین کی والہیت اور خلوص اور جذبہ شوق سے بھرپور حاضرین کا شکریہ ادا کیا انہوں نے جہاد افغانستان کے سلسلہ میں دارالعلوم حقانیہ کے مرکزی کردار، افغان قائدین کے دارالعلوم سے ارتباط و تعلق خاطر اور کارناموں اور دارالعلوم کے فضلاء۔ بالخصوص محاذ جنگ کے عظیم جرنیل مولانا جلال الدین حقانی اور اسی مادر علمی کے عظیم سپوت مولانا یونس خالص اور دارالعلوم کے روحانی ابناء افغان جہاد کے شہداء مولانا فتح اللہ حقانی مولانا احمد گل شہید وغیرہ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا انہوں نے کہا کہ دنیا کی تمام باطل طاقتیں اس پر متحد ہو گئی ہیں کہ اسلام کو بہر حال پنپنے نہیں دینا، وہ نہ جمہوریت کے دلدادہ ہیں اور نہ کسی دوسرے نظام کی، وہ اسلام ہی کو اپنے وجود کا سب سے بڑا خطرہ سمجھتی ہیں، الجزائر، آزاد کشمیر، فلسطین، وسطی ایشیاء کی نو آزاد مسلم ریاستیں اور افغانستان غرض جہاں کہیں بھی اسلام کے ابھرنے کے آثار ظاہر ہوتے ہیں باطل کی تمام طاقتیں اسے روندنے اور کچلنے کے لیے متحد ہو جاتی ہیں مولانا سمیع الحق نے دارالعلوم کے فضلاء اور افغان مجاہدین کی طرف روئے سخن موڑتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کو جدید عالمی تبدیلیوں کے بعد بڑے ہولناک چیلنج کا مقابلہ ہے مولانا سمیع الحق نے کہا امریکہ، روس چین، جاپان، برطانیہ اور دنیائے کفر کے تمام علمبردار، عالم اسلام کی بیداری کی نئی لہر سے خائف اور لرزاں و ترساں ہیں مولانا سمیع الحق نے اس موقع پر روئے سخن اجمل خان خٹک کی طرف پھیرتے ہوئے کہا کہ دنیا جانتی ہے کہ روس جیسی ناقابل شکست سپر پاور کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ میں پڑھنے والے اور عوام کے چندوں اور لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے طلبہ اور فضلاء اور یہاں کے فارغ التحصیل علماء۔ اپنے سروں کو ہتھیلی پر رکھ کر ٹکرا گئے اللہ نے ان کی جرأت و بہادری کی لاج رکھی کوئی چاہے یا نہ چاہے اللہ نے بہر حال یہی چاہا کہ ان کے ہاتھوں سے روس کو تاراج کر دیا اور وہ روس کے لیے ایٹم بم ثابت ہوئے انہوں نے روس کے ساتھ وہ کام کیا جو امریکہ اپنی ہزار چاہتوں کے باوصف نہ کر سکا۔

مولانا سمیع الحق نے فضلاء سے اور تمام افغان مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تم نے اب روس کی جگہ لینے والے امریکی سامراج سے ٹکر لینی ہے اس دور کا نیا سامراج امریکہ ہے جو سوویٹ یونین اور گورباچوف کی جگہ لے رہا ہے اور انشاء اللہ جہاد اسلامی کی برکت سے اس کا وجود بھی اسی طرح ریزہ ریزہ ہو جائے گا جس طرح روس کا نقشہ تبدیل ہو گیا ہے انہوں نے کہا جہاد افغانستان کے ثمرات ایک عظیم عالمی اور اسلامی انقلاب پر منتج ہو رہے ہیں انہوں نے حکومت پاکستان کی افغان جہاد کے بارے میں تبدیل ہونے والی پالیسی پر شدید نقطہ چینی کی اور اسے اسلام، شہدائے جہاد اور ملت کے ساتھ غداری قرار دیا انہوں نے کہا اگر خدانخواستہ ہمارے پڑوس میں ہمیں مضبوط اور مستحکم اسلامی افغانستان نہ مل سکا تو پاکستان کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی ۔